السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا لقب عبدالقوی ہے، اسلام میں اس کے بارے میں کیا حکم ہے، کیا یہ کہنا جائز ہے کہ میرا بھروسہ اللہ پر ہے اور پھر آپ پر یا یہ کہنا ے کہ بھئی میری امید آپ سے وابستہ ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ جائز ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور آپ پر، کیونکہ اللہ پر بھروسہ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ کام کو اللہ تعالی کے سپرد کر دیا جائے کسی بندے پر بھروسہ کرنے کے معنی یہ ہیں کہ کام کو بندے کے اس قدر سپرد کر دیا جائے جس قدر سے طاقت ہے ۔ تعالی کی اپنی مشیت ہے اور بندے کی اپنی مشیت لیکن بندے کی مشیت اللہ تعالی کی مشیت کے تابع ہے ۔ فرمان تعالی ہے :

لِمَن شاءَ مِنكُم أَن يَستَقيمَ ٢٨ وَما تَشاءونَ إِلّا أَن يَشاءَ اللَّهُ رَبُّ العـٰلَمينَ ٢٩ سورة التكوير

اس کے لیے جو تم میں سے سیدھی راہ چلنا چاہے اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہ جو اللہ تعالی چاہے ۔ ''اور فرمایا ''

إِنَّ هـٰذِهِ تَذكِرَةٌ فَمَن شاءَ اتَّخَذَ إِلىٰ رَبِّهِ سَبيلًا ٢٩ وَما تَشاءونَ إِلّا أَن يَشاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَليمًا حَكيمًا ٣٠ ... سورة الدهر

''یہ تو نصیحت ہے، جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف پہنچنے کا راستہ اختیار کرے اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو اللہ کو منظور ہو، بے شک اللہ خوب جاننے والا، حکمت والا ہے ۔''

اس اصول کی طرف نبی ﷺ نے راہنمائی فرمائی ہے، اسلام نسائی نے حضرت قتیلہ کی روایت کو بیان کیا اور اس صحیح قرار دیا ہے کہ ایک یہودی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا تم بھی شرک کرتے ہو کیونکہ تم یہ کہتے ہو کہ جو اللہ چاہے اور جو تم چاہو، نیز یہ کہتے ہو کہ کعبہ کی قسم! تو نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو حکم دیا :

(إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَحْلِفُوا أَنْ يَقُولُوا : " وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُولُ : أَحَدُهُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ شِئْتُ (سنن النسائی، الایمان والنذور، باب الحلف بالکعلة، ح : 3804

''جب وہ قسم اٹھانے کا ارادہ کریں تو یہ کہیں رب کعبہ کی قسم!'' اور یہ کہیں کہ ''جو اللہ چاہے پھر تو چاہے ۔

صحیح حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے فرمایا :

(لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء فلان ولکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء فلان ۔ (سنن ابی داود، الادب، باب لا یقال خبثت نفسی، ح 4980

''یہ نہ کہو کہ جو اللہ اور فلاں چاہے بلکہ یہ کہو کہ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے ۔''

عبدالقوی کے ساتھ کنیت یا نام رکھنے مین کوئی حرج نہیں کیونکہ ''القوی'' اللہ عزوجل کے اسماء میں سے ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص422

محدث فتویٰ